

8/2/25

## الشِّعْرَاءُ سُورَةٌ

﴿ سُورَةُ الشِّعْرَاءِ بِنَا سُورَةُ صٍ ﴾

﴿ ۱۹ بَارِهٖ ، ۲۲۷ آيَاتٍ ، ۱۱ رَوْعٌ . ﴾

﴿ ۱) اس سورت کا نام "الشعراء" اس یہے رکھا گیا کہ آپ کو مشترکین مکہ شاہر کیا ہے تھے اور ابتداء میں آپ یہ جھوٹی جھوٹی سوریتیں نازل یوتی ہیں (سورۃ اخلاص، سورۃ کوثر) . ۲) ان سورتوں کے نام کافی وقت کے بعد لکھے تھے۔ حاج بن یوسف نے امراض کے ڈفت اس کے نام رکھے تھے۔

﴿ الشِّعْرَاءُ - شَاهِرُولِیٰ حَقٌ . ﴾

آخری سورتوں میں ۵۰ بارے میں سورتوں کے قافیہ اور ردیف ملئے تھے تو ۹۵ رسولؐ کو شاہر کہنے لگے (القازعة)

﴿ شَاهِرُ کی حصوبیات بتائی گئی کہ اس کا تعلق دینا وی لوگوں سے یہی یوتا ہے اور وہ خود کو دینا سے دور کرتا ہے اور اس کی بات کا تعلق حقیقت سے نہ یوتا تھا تو حضرت عَدْدُ کوئی شاہر نہ تھے ان کی بات حقیقت یہ بنی نہ تھے .

\* حروف مقطعات (ان درف کو ایک الک  
کم کے لیے ہما جاتا ہے) (ان کا مطلب صرف  
اللہ تعالیٰ کو بتاتا ہوتا ہے)

\* آپ کے دل میں ہر ڈا رنج و احساس  
بیوتا تھا کہ وہ لوگ دعوت یہ ایمان  
نہ لاتے تھے اور بتوں کی دعوت کی  
بجائے اللہ کی عبادت نہ کرتے تھے اور  
آپ کا مذاق اڑاتے تھے اور آپ اس  
ختم سے اپنے آپ یہاں کم بیٹھے تھے۔ لیکن  
اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کو یہ بات بتا دی  
کہ آپؐ سب صحیح طریقے سے بتا دیے یہیں اور  
عمل تحریک کا کام ہے اور قیامت کے  
ذلیں ان سے اس کے بارے میں سوال  
بیو گا۔

\* معنی (ایسا کام جو عام شفیع نہ کر سکے)  
آپؐ نے بہت سے صورتیں ہی دکھائیں  
لیکن یہ ایمان نہ لائے۔

\* خوم فرعون کا ذکر کم کے اس بات  
کی طرف توجہ دلانا کہ یہم ہیں ہی  
لوگوں بہر عذاب نازل کرتے کہ وہ اللہ  
کے ساتھ تشریک ہٹھراتے تھے اور فرعون  
کی عبادت کیتی کرتے تھے۔

❷ حضرت موسیٰ نے فرعون کو دعوں لیکن اس نے (بھی) ایمان نہ لایا اور کہا متعجزہ دکھاڑا اور مجھے دیکھ نہ وہ کہنے لگا  
ہے تو جاروئے اور جاروئر تھی ایمان  
ر آئی۔ (آیت 10-11)

❸ موسیٰ نے باروں اپنے بھائی کو سانوں لے جانے کا کیا کہ ۵۵ صہر سے سانہ رہے اور میں اپنی بارت ہمہ طرق سے بتاسکوں "یاد بیندا" (یاد کرنا، ملکنا) ، اڑدا (سائب)  
(دو نشانیاں حضرت موسیٰ کی)

❹ فرعون کی بیوی (اتبیہ) نے موسیٰ کی ہم درش کی اور تقریباً 25 سال ویاں رہے تھے۔ فرعون اپنے احسان بتانے لگا کہ میں نے تم کو بیالا تھا اور تم بے کمر رہے میرے سامنے اور تم نے قتل کی کیا ایک شفیع کو، تو حضرت موسیٰ نے بتا کہ غلطی سے صوکا مارنے کی وجہ لے وہ مر گیا اور میں نے یہ جان بوچھ کرنے کیا اور میں مدرسین جلا کیں یہوں کے قتل کا بدله قتل تھا اور میں ذر کم ویاں جلا گیا تھا اور اب نہ رہنے کے بعد بنی بنت نہ بھی بھی کہ اسلام کو دعوں دوں

: pg # 48 |  
(start)  
of surah

\* خریون نے کیا کہ کیا وہ مکاری طرف

کیا گنو ہے اور چیلک شفیعیہ بس ہے

خریون نے کیا کہ میں تم کو قند کر دوں \*

این تم سب سے سوا کسی کی جیادت کرو گی

\* جادوگر نے صوصی کا مضمون دیا کہ

ایمان سے تھے کہ ہم تو لوگوں کی آنکھوں

کو دھوکا دتے نہیں بلکہ یہ کام عام انسان

نہیں کر سکتا (آیت 47-48)

\* (Till آیت: 51)

15/02/25

\* فرعون بہت طاقتور بادشاہ تھا اور اپنے کا بہت رعب و دبند تھا لیکن اللہ کے احقاد کی نافرمانی کی تو وہ بے با ر بیوگی میں اللہ نے رسول موسیٰ کو بھی کہ ان کی رہنمائی کرو اور فرعون کو اللہ کی دعوت کا حکم دیا۔

\* سب جادوگروں کو فرعون نے اسلام جبول کرنے کے سوی پر چڑھا دیا۔

\* فرعون کی نافرمانیوں اور ظلم کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو صهر جانے کا حکم دیا اور باقی سماں میں عذاب آیا اور وہ ڈوب گیا۔

## \* انعام کیے :

① میں سلوی (آہمان سے کھانا آنا)

② بانی دستاب کیا (آسا مارا تو جسخ نلا)

③ پچھے کے پیر اپنے یہ کرمے: بیلے بی) یوں

کے اور وہ وقت کے ساتھ ہم سے ہوتے

اور یہاں سے اس کو صاف کرتے تھے۔

④ ہال و دولت بھی دیا۔

⊕ ان یہ انعام یوں توبہ ناشکری کرنے اور

عذاب آتا تو توبہ کر لیتے۔ تو ان یہ کافی

عذاب آتے (بیماری، قبضی، طوفان وغیرہ)

\* (Start آیت ۵۲): صوسی کو کہا گیا کہ

اپنے لوگوں کو زار کوئے کہ نکلو کہ فرعون

تمیر ہلہ کرنے والے ہیں۔

\* ابیر اسیع نے بویجا لپی قوامے کہ تم کسی

جیز کی بیادت سر تہ تو انہیں نہ کہا کہ

یہ نے تبول کو معمود بنایا اور اس کی یو جا

س رہنے نہے۔ تو ابیر العین نے کہا کہ وہ میرا

دشمن ہیں اور صراحت رب اللہ ہے۔ (آیت ۷۲)

\* حب اُن لوگوں کہ آگ میں دُالا

جائی گا تو انہیں کہا جائے کہ تم

لپنے تبول کو بلاؤ تر وہ ان کو بلائیں گے اور

وہ ان کے سامنے آپر گے اور کہیں مجھے

کہ سیمئے ان کو عبادت کانہ کیا تھا اور  
عمر ۵۰ دوں کو دروزخ میں ڈال  
دتا طائی کا۔

② ابیر ناصیم کے بعد نوح کا بھی ذکر ہے  
ہے کہ ان کی قوم نے بحق اللہ کے ساتھ  
شرک ہمیرایا اور انہوں نے سب سے  
بھلے بنوں کی عبادت کی (آیت: ۱۰۵)

③ حضرت ادریس کے بعد سیلان نے بنوں  
کی تعمیر بنانے کا کیا اور دیاں سے

بعد میں آنے والوں نے بتیرستی شروع کی

④ اسلام میں ذات اور صربتے کے لحاظ  
سے کوئی تفریق نہ کیا۔ (قوم عاد)

22/5/25

(آیت ۱۲۳ start)

صویں، ابراہیم اور نوح کا ذکر ہوا۔  
شوم کا ذکر کرنے کا مقصد یہ کہ ان کے  
ذکر کو پڑھ کر ان کی نافر صائبیں ہے جیسے  
اوہ عذار سے دور رہیے۔

قوم عاد نے بارے میں تکھا کہ بہ ایک  
طا قتوں قوم تھی اور نہ ان سے بیدل کوتے  
طا قتوں قوم تھی اور نہ ان کے بعد آئی۔

اس قوم کی بڑی عجیب بات تھی کہ سب  
یہ چھوٹا شفعت 70 گز اور سب سے بڑا  
شفع حرسدار تھا 100 گز کا تھا۔ یہ قوم  
انی معمبوط تھی کہ بھاروں کو ٹھراش کر  
کھم بناتے تھے۔ لیکن نافرمانی کی اور اللہ  
کے بنی کو چھٹالا اور بیوں کی بوجا کرتے تھے۔  
بھوڑ کی نافرمانی کرنے سے ان یہ بیوا کا ڈزار  
آیا۔ بنی کو بتایا کہ اللہ کے فرمان لوگ  
نامنگان کو ایک بھاروی تھے اور لے کر چلے جاؤ اور  
ان لوگوں نے یتن طرف بھارو کے درمیان  
ریہے اور کہا یہاں بیوا بھارو کو بھیر کر  
نہیں آسکتی لیکن یہ ان بھارو کے درمیان  
غرق ہو گئے بھارو کے آکھڑ جانے کے بعد۔

\* آیت ۱۲۸ : اس میں ان بھارو کا ذکر  
کیا کہ تم اس میں یہش ریسے کی سوچتے ہو (نامنگان)  
\* جو بھی بنی آئے تو انہوں نے لوگوں سے  
اسلام میں آئے کے لیے کوئی احر نہ مانقاً اور  
ابھیں اسلام کی دعوت اور اس میں شامل  
ہونے کا کہا۔

+ ان لوگوں کو بہت بھی عادت تھی کہ  
جب کوئی جھوٹا سا غلط کام کرتا تو اس کو بہت  
زیادہ ظلم کا سفار بناتے۔ (آیت ۱۳۰)

۴) قوم مُعوَّذ کا ذکر کیا گیا کہ یہی ناظرمان قومِ نفی۔ ان لوگوں کو بعض نعمتوں سے نواز اتھا کر ان کو جانور دیجئے گئے۔ بہت اور یہ پتھر دل کو جوڑ کم غیر بناتے تھے لیکن انہوں نے حضرت صالحؐ کا انفار کیا انہوں نے صالحؐ کو نشانی دکھانے کا نہیں کہ تم نہیں یو۔ یہ ہمیں قومِ نفی جنہیں نے محض سے جا مطالبہ کیا کہ سامنے بیمارؐ سے افسوس نکالو اور وہ بچے کو نہیں پیدا کرے اور ایسا یہی ہوا لیکن وہ تم نہیں اہم نہ لائے اور ان کو جارو شر تینٹے لیکن صالحؐ نے ہم کہ یہ اونٹی ایک دن پانی پس گئی کنوین ہے اور ایک دن تم پیو گے۔ (وہ اونٹی بہت ایک جسمات رکھتی کہ جنگل کے جانور یعنی اس سے ڈرتے ہے۔ وہ لوگوں کو بہت مشکلات آتی تو ان کی قوم والوں نے اس اونٹی کے کوچ کاٹ دیجئے اور وہ تقلیق میں اس بیمارؐ میں جلی تکمیل اور کہ صالحؐ نے کہ کم لوگوں پر اس عذاب آئے گا اللہ ہی طرف سے جو تم نہیں کیا اس اونٹی کے ساتھ اور جو تم ناظرمان بنالے کر رہے یو۔ (آیت ۱۴۱ - )

تین (۱۷۱) : ۰۵ بُرُّھیا حضرت لوٹ کی بیوکی تھی جو لوگوں نے اس کام کی طرف مائل ہوئی تھی۔

(۱۶۹) **لوٹ کی** قوم نے بھی نامہ صانی کی اور ۰۵  
اسے گناہ بیس صینلا پوچھے جو اس سے بھلے  
بھی کسی نے نہ کیا تھا۔ بہتر کوں کی طرف  
مائیں بیونے لے کے (بہتر لڑکے عورتوں کو جھوڑ  
کر لڑکوں سے اپنی خلط خواہیشات بیوی  
کرنے لئے) اس کی وجہ سے ان بہمچار  
عذاب آئے:

(i) یہ صبح اٹھے تو اندر ہے بیوگئے

(ii) فرشتہ کی جنخ سے بہم سے بیوگئے

(iii) ان پر آسمان سے پھر بہم سے جس بہم کا  
نام لھا بیوانہا۔

(iv) بہم ان کی بستی کو آسمان میں اٹھایا گیا

(v) اور الٹا کمر کے زینں یہ صیاد کر دیا۔

(۱۷۶) **\* اکلی آبتوں میں حضرت شعیب کا ذکر یہ حوسہ زرعیت میں بہت ہمارت رکھت تھے اور ان کو بہت تھجیں دیا گیا۔ لیکن یہ ناپ تول میں کمی تباہ کر تے تھے اور کوئی قادر ان کو ملتا تو اس کا بیان ڈال کا ڈالتے اور جوڑی کر رکھے۔**

تو حضرت شعیب نے ان کا صول سے ان کو روکا لیکن ۰۵ کینٹے رہے کہ تمہارا یہ حصہ جاؤ اور اس بیان رینا چاہئے تو بتیرنی نہ رہے۔

\* ان پہ بارش نازل نہ یوئی لیکن ایک دن بادل آئے تو آسمان سے ستم بڑا آئی اور آس کا عذاب نازل یونے والا تھا کہ ان نے توبہ کر لی اور ان کی توبہ قبول یوئی لیکن اور یہ بدلی قوم تھی جن پر حذاب کے وقت ان کی توبہ قبول یوئی لیکن کچھ وقت بعد پھر انہوں نے نافہمانی کی نولی پر سنت زنہ کے کا عذاب آیا۔

(Till 19th)

\* سورہ الشعرا کا خلاصہ لکھنا اور (4-5 Pages) تک ملک کروانی ہے۔ Next Monday

01/03/25

(Start : 112)

\* جن لوگوں نے اپنے نبی کی بات طائفی تو وہ کامیاب یوئے اور جنہیں نے اپنے بن کی بات یہی مانی تھیں پھر پہ حذاب یوا۔

\* تقریباً 40 یہزار بنی اور رسول نبی اسمائیل پہ نازل کیے گئے۔

\* آخری روایت میں حضرت آن کی تاریخ تواریخ ہیں اور حضرت آن کی ذریعے نازل فرمایا یعنی حضرت جمیل کے ذریعے نازل فرمایا اور عمری زبان میں نازل فرمایا۔

\*) عرب کے لوگ عامی زبان کو سمجھتے تھے اور وہ لوگ کہنی کے یادوں سے زبان کو بولنا تو یہی سمجھتے تھے۔ دنیا میں بیک کام سے وہ نہ آئت میں کامیاب ہو جاؤ۔ (امانت دار فرشتہ) لقا (ذلا) (اتارا) \*

\*) (آیت ۲۱۰) : قرآن ایسا نبی پر نازل ہوا جو عربی زبان کو جانتا تھا۔ اس بیت نازل کیا گیا کہ اس وقت کے لوگ سمجھ سکتے اور عمل کر سکیں۔

\*) اس قرآن کو فرشتے ہی بے کر آئے تھے اور شیطان میں اتنی طاقت نہیں کہ ۶۵ اسے لٹھا سکے۔ جب بہادر ہم اور ہر انسان پر نازل کیا گیا۔ جب آپ سوڑی پر ہیوٹے اور وحی نازل ہوئی تو وہ سواری

بیٹھ جاتی کہ بے کلام وحی بیت بھاری ہے۔ حضرت زیرین نے زماما کر وحی کے وفت رسول کا گھٹنا بھرے گھٹنے پر تھا کہ وہ مجھ ٹوٹتا چکوس ہوادی کے نزول کی وجہ سے۔

\*) اللہ تعالیٰ نے شیطان اور جن کے لے آسمان کی رائست بند سر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کو اور سبود کو  
دکھاتا ہے۔ (آیت 229) \*

آیت 224 : اس میں اس سورت  
کا نام کاذک رہا ہے اور کہ تمام  
لوگوں کی بائیز جوئی یعنی ہے اور  
تعریف و میرہ کرتے ہیں جن کا حقیقت  
سے تعلق پرس ہوتا ہے۔ اور یہ کتاب  
قرآن سے شاکر کی خلق ہے  
اور یہ کتاب حقیقت یہ ملنی ہے  
آیت 227 (surah complete till 227)